فیصلہ کن مناظرے

مرتب

محمد حلیم اللہ خان قادری

ناشر

فیضانِ مدینہ پبلی کیشنز
[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ کی مناظرانہ حاضر جوابی کا مرقع

کلکِ رضا

بامر

حضرت علامہ مفتی مشہود رضا خاں علامہ ادریس رضا خاں

تالیف

مولانا مفتی امان الرب رضوی مظفر پوری

شیخ الحدیث دار العلوم گلشن بغداد منڈی کلاں ہزاری باغ بہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

فہرست مضامین

انتساب

اپنی اس جگر کاوی کو امام الاتقیاء یعسوب المشائخ، شمس بازغ ولایت، لاکھوں کے پیر و مرشد، روشن ضمیر، غوث زمن سرکار **مصطفےٰ رضا خاں** مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہٗ کی طرف منسوب کرنے کی سعادت مندی تصور کرتا ہوں، اور ان کے توسل کو اپنے والد محترم مولانا یعقوب علی مرحوم کی بخشش و مغفرت کی ضمانت تصور کرتا ہوں۔

فقط

سگ بارگاہ نوری

فقیر امان الرب رضوی

۲۷۔ اگست ۱۹۹۰ء

پیش لفظ

پیکر محاسن حضرت مولینا عبد المبین نعمانی صاحب قبلہ رکن المجمع الاسلامی مبارکپور

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ہ

عزیز گرامی مولینا امان الرب صاحب رضوی مظفر پوری شیخ الحدیث دار العلوم گلشن بغداد، زید مجدہ کی اولین تصنیف "کلک رضا" دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس بات سے خوشی ہوئی کہ موصوف نے ایک اہم اور ضروری عنوان پر قلم اٹھا کر حضرت بابرکت شیر بیشۂ سنت علامہ شاہ ابو الفتح محمد **حشمت علی خاں** لکھنوی قادری رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی زندگی کے ایک گوشے کو اجاگر کرنے کی سعی کی ہے۔ یعنی اس کتاب میں حضور شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ کی حاضر جوابی، مناظرانہ مہارت اور باطل عقائد و نظریات کی سرکوبی کے وہ واقعات پیش کئے گئے ہیں جو آپ کی ممتاز و منفرد شخصیت پر دلالت کرتے ہیں۔ ان نکات کو اگر کوئی ذہن نشین کرے تو انشاء اللہ آج بھی باطل سے نبرد آزما ہو کر کامیاب ہو سکتا ہے۔ ضمنی طور پر مصنف نے اس بات پر بھی روشنی ڈالدی ہے کہ ایک مسلمان کو گستاخان رسول کے ساتھ کیسا رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ چونکہ آج کل روشن خیالی اور مصلحت اندیشی کے نام پر دین میں مداہنت کی وبا عام ہوتی جا رہی ہے۔ اور شان رسالت میں دریدہ دہنی کرنے والوں کے ساتھ نرمی برتی جا رہی ہے۔ اور اچھے خاصے پڑھے لکھے افراد بلکہ علماء کہلانے والے حضرات بھی اس بلا میں گرفتار ہوتے جا رہے ہیں، اس لئے شیر بیشۂ سنت کے کردار کا یہ پہلو بھی قوم کے سامنے پیش کرنا ضروری تھا۔ کتاب اگرچہ مختصر ہے مگر اپنے اندر افادیت کی ایک دنیا بسائے ہوئے ہے۔ لہٰذا ہر سنی کے لئے اس کا مطالعہ نہایت مفید

اور ایمان وعقیدے کی حفاظت کا باعث ہے۔

میری خواہش ہے کہ فاضل موصوف حضرت شیر اہلسنت کی حیات کے صرف اسی ایک پہلو کو پیش کر کے قناعت نہ کر بیٹھیں بلکہ حضرت علیہ الرحمہ کی علمی و دینی خدمات، مناظرانہ مساعی اور سوانح حیات پر بھرپور انداز میں قلم اٹھائیں اور زندگی کے تمام گوشوں کو اجاگر کر کے آئندہ نسل پر احسان کریں تاکہ آنے والی نسل آپ کے نقش قدم کو اپنا کر حق و باطل کے درمیان خط امتیاز کھینچتی رہے۔ کسل مندی اور نفع عاجل کی دھن میں زندگی گذارنے کے اس ماحول میں کسی کی حیات و خدمات پر پھیلے ہوئے مواد کو سمیٹنا اور اس کو سلیقے سے ترتیب دینا پھر اس کو منظر عام پر لانے کا کام یقیناً آسان نہیں، بڑے حوصلے اور دل گردے سے کام لیکر ہی اس کو پائۂ تکمیل تک پہونچایا جاسکتا ہے۔ مگر مجھے امید قوی ہے کہ فاضل نوجوان مولانا امان الرب صاحب رضوی اس میدان میں بھی انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوجائیں گے۔ کیونکہ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ کی ذات سے آپ کو جو والہانہ شیفتگی اور لگاؤ ہے وہ آج کل کے نوجوان علماء میں بہت کم پایا جاتا ہے۔ میری تمام موجودہ علمائے کرام اور متعلق عوام سے گذارش ہے کہ حضرت سے متعلق آپ حضرات کے پاس جو مواد بھی ہو اس کو مولانا تک پہونچانے کی کوشش کریں تاکہ یہ کام جلد تر پورا ہوسکے۔ بالغ نظر علماء اور دانشوروں سے نیک مشوروں کی بھی درخواست ہے۔

محمد عبد المبین نعمانی قادری رضوی غفرلہٗ
خادم دار العلوم قادریہ چریا کوٹ، و رکن ’المجمع الاسلامی‘ مبارکپور
اعظم گڈھ (یوپی) (۴، محرم الحرام ۱۴۲۱ھ یوم الجمعہ)

تقریظ

عین الخلق والمروۃ فقیہ النفس ممتاز العلماء حضرت علامہ مفتی **شفیق احمد** صاحب قبلہ
لازالت شموس عنایتہ علیٰ رؤسنا
پرنسپل دار العلوم غریب نواز، الٰہ آباد (یوپی)

پیش نظر کتاب ’کلک رضا‘ حضرت مولانا مفتی امان الرب صاحب شیخ الحدیث دار العلوم گلشن بغداد، ہزاری باغ، کے عزارت علم کی عظیم شاہکار ہے۔ مولانا موصوف ہمارے مشہور تلامذہ میں سے ہیں بفضلہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم، درس و تدریس کی خوب صلاحیت ہے۔ نکتہ آفریں مقرر بھی ہیں اور محتاط قلم مفتی بھی۔ ان کا مطالعہ بہت وسیع اور گہرا ہے۔ یہ کتاب دراصل حضور شیر بیشۂ سنت حضرت علامہ مفتی حشمت علی خاں صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کی مناظرانہ حاضر جوابی کا بہترین مرقع ہے کتاب معیاری ہے۔ بایں وجہ کہ حوالاجات سے جکڑی ہوئی ہے۔ اس کے قاری محسوس کریں گے کہ ہمارا عقیدہ کتنا مستحکم اور مدلل اور راسخ ہے اور ہمارے اکابرین کیسے ذی علم، ذہین، فطین صائب الرائے اور دور رس تھے، حضرت شیر بیشۂ سنت ہماری جماعت کے اس مرد آہن شیر نیستاں کا نام ہے جن کے مقدر ہی میں قدرت نے فتح و نصرت لکھدی تھی آپ بلاشبہ مظہر اعلیٰ حضرت تھے۔

مقط
شفیق احمد شریفی
پرنسپل دار العلوم غریب نواز

استغاثہ بہ بارگاہ عالم ماکان ومایکون صلی اللہ علیہ وسلم

از:۔ مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت رضی اللہ عنہ

اللہ رب محمد صلے علیہ وسلما
نحن عباد محمد صلے علیہ وسلما

مدد کا وقت ہے اے سید الوریٰ اُٹھئے
ہوا اعدا کا نرغہ اے حبیب کبریا اُٹھئے

ستاتے ہیں بہت اعدائے دیں تیرے غلاموں کو
پریشاں حال امت ہے شہ ہر دوسرا اُٹھئے

لگایا آپ نے جس پودے کو دست مبارک سے
اسی کو کاٹتے ہیں اشقیا بہر خدا اُٹھئے

وہی گلشن صحابہ نے جسے خونوں سے سینچا تھا
اجاڑا جا رہا ہے اب تو اے ابر سخا اُٹھئے

حسینیوں پہ جمعیت یزیدی حملہ آور ہے
مدد فرمائیے اے دافع کرب و بلا اُٹھئے

وہ دین پاک جس پر کربلا میں تم ہوئے قرباں
مٹایا جا رہا ہے اے شہید کربلا اُٹھئے

مسلماں ہو گئے بے دست وپا مظلوم اور بے کس
مدد فرمائیے اے خالد سیف خدا اُٹھئے

وہی اسلام جس کو آپ نے تھا زندہ فرمایا
تمہارے سونے سے پھر سو گیا غوث الوریٰ اُٹھئے

تمہیں ہو بادشاہ ہند رحمت ہو غریبوں پر
میرے اجمیری خواجہ اے معین رہنما اُٹھئے

عبید خستہ کی فریاد سن اے قادری دولہا
خدا کے واسطے یا مرشدی احمد رضا اُٹھئے

مظہر اعلیٰ حضرت

حضور شیر بیشۂ اہلسنت علامہ مفتی حشمت علی خاں صاحب علیہ الرحمہ والرضوان مذہب و ملت کے اس سرخیل اور ارباب فکر و نظر کے اس میر مجلس کا نام ہے جن کے سطوت و دبدبہ سے آج بھی دیوبندیت کے ماتھے کا پسینہ خشک نہیں ہوا ہے۔ حضور بیشۂ اہلسنت نے اشداء علی الکفار رحماء بینہم اور تصلب فی الدین متشدد فی المسلک کی قوم و ملت کو وہ مشعل عنایت فرمائی ہے۔ جس کی جوت میں چلنے والا حسن و خوبی اجمیر و بغداد سے گذرتا ہوا محبوب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکار میں باریاب ہو سکتا ہے۔

حضور شیر بیشۂ اہلسنت علم و عرفان کے اس جبل عظیم کا نام ہے جن کے قوت استدلال حاضر جوابی سطوت طبع کے گوہر آبدار لٹاتے ہوئے رزم گاہ حق و باطل میں جب لوگوں نے دیکھا تو بیک زباں ہو کر پکار اُٹھے آپ عالم نہیں علم ہیں جن کو قدرت نے شیر بیشۂ اہلسنت کی شکل میں تبدیل کر دیا ہے۔

حضور شیر بیشۂ اہلسنت مذہب مہذب اہلسنت کے اس فرد اعظم کا نام ہے جن کے افکار و نظریات قرآن و حدیث سے پرکھے ہوئے ہیں کہ اس کو آج بھی عام و تام کر دیا جائے تو عقائد میں جو جراثیم پیدا ہو گئے ہیں یا جو زنگ لگ گئے ہیں اس کے لئے تریاق اعظم ثابت ہو سکتے ہیں۔

حضور شیر اہلسنت اپنے پیر و مرشد اساتذہ کرام و معاصر علماء کے کیسے محبوب نظر تھے اور کتنے پایہ کے عالم تھے مندرجہ ذیل تاثرات سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔

تاثرات

○ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت دریائے رحمت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپ (شیر سنت) ابوالفتح ہیں (ہمیشہ مظفر ومنصور رہنے والے) نیز ولد مرافق کا بھی خطاب عنایت فرمایا۔ (معرکہ حق وباطل)

○ مرکز سالک ومجذوب عارف حق لاکھوں کے پیر روشن ضمیر حضور سیدی مرشدی مولائی ملجائی مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ۔

میں سچ کہتا ہوں کہ سو ڈیڑھ سو مولوی، باہم ملکر بھی وہ کام نہیں کر سکتے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فضل وکرم سے اکیلے مولانا حشمت علی خاں صاحب علیہ الرحمہ والرضوان کرلیں گے۔ (مناظرہ ملتان)

○ حجۃ الاسلام غزالی وقت خلف اکبر سرکار اعلیٰ حضرت علامہ مفتی شاہ حامد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے دو نعمتیں دی ہیں ایک محدث سردار احمد صاحب محدث اعظم پاکستان دوسرے مولانا حشمت علی خاں صاحب (شیر بیشۂ اہلسنت)

(مناظرہ ملتان)

○ شہزادہ غوث اعظم حضرت محدث اعظم ہند ابوالمحامد سید محمد کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بر موقعہ مناظرہ ادری ایک مکتوب کے جواب میں) منظور کی سرکوبی کے لئے اعزالاخوان فاضل جلیل الشان مولانا مولوی حشمت علی خاں صاحب نہ صرف یہ کہ کافی سے زائد ہیں بلکہ سچ پوچھئے تو اس مناظرہ کو منظور کرکے ہضماً لنفسہٖ تنزل سے کام لیا ہے جانے والے جانتے ہیں کہ حشمت علی کے جلوہ میں فتح ونصرت رہی اور منظور مفرور کا تو قافیہ ہی ایک ہے۔ (مناظرہ)

حضور شیر بیشۂ اہلسنت درجۂ مولوی تک کسی دیوبندی مدرسہ میں درس لیا۔ سکندر بخت

تھے اتفاق سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کی کرامت بصورت تمہید ایمان بآیات قرآن نے ان کے قلب وجگر کو مسخر کرلیا اس طرح دین وسنت کی لافانی دولت عظمیٰ سے بہرور ہوئے چنانچہ خود حضرت شیر اہلسنت فرماتے ہیں۔

"مجھکو بھی حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی مقدس کتاب تمہید ایمان دیکھنے ہی سے اسلام وسنت کی بے بہا دولت عطا ہوئی ورنہ میں بھی دیوبندیت کی تاریک کفری گھاٹی میں پھنس کر اسلام وسنت کے آفتاب عالم تاب کے سچے اصل حقیقی نور سے بہت دور جا پڑا تھا۔" (سوانح اعلیٰ حضرت) صحیح ہے۔

ملک سخن کی شاہی تمکو رضا مسلّم ۔ جس سمت اٹھ گئے ہیں سکے بٹھا دیئے ہیں

آپ ۱۳۸۰ھ میں محبوب حقیقی سے جاملے مزار پرانوار پیلی بھیت شریف میں مرجع علماء وعوام ہے۔

خدا جانے یہ دنیا جلوہ گاہ ناز ہے کس کی
ہزاروں اٹھ گئے پھر بھی وہی رونق ہے محفل کی

تاریخ مناظرہ

مناظرہ صلح کلیت کے بالکل منافی ہے کیونکہ مناظرہ حق و باطل کے درمیان خط امتیاز کا نام ہے اور تحریک صلح کلیت حق و باطل کی تخلیط کا متقاضی ہے جو سراسر اسلام و سنّت کے روشن و تابناک چہرے کو مسخ و محو کرنے کا عظیم منصوبہ بھی ہے ایمان وایقان کیلئے سمِّ قاتل بھی ہے۔

صلح کلیّت نام ہے کہ شیخ بھی خوش رہے اور شیطان بھی ناراض نہ ہو۔ حالانکہ باطل و حریف کے آگے سینہ سپر ہونا کتنا بڑا اعزاز ہے اس کے بارے میں نینوا کا ذرّہ ہی کچھ بتا سکتا ہے۔ یوں تو کربلا کے تصوّر ہی سے صلح کلیّت کی موت ہو جاتی ہے اسی لئے تو آج کربلا کی تاریخ بھی مسخ کر کے پیش کی جا رہی ہے تاہم یہ بات بھی ذہن نشیں کر لینا چاہئے کہ ملّت کا ہر فرد بشر شہنشاہ اکبر جل و علا کے حضور روزانہ یہ وعدہ کرتا ہے نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ۔ (دعاء قنوت) ترجمہ۔ اے مولیٰ ہم ان لوگوں سے رشتہ منقطع کرتے ہیں جو تیرے دین کے فاسق و فاجر ہیں۔" اب صلح کلیّت سے گٹھ جوڑ کرنے والے ہمیں جواب دیں کہ کیا واحد قہار کے حضور جھوٹ بولنا آسان سمجھ رکھا ہے ۔

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے
حشر تک سونا ہے تجھکو خاک کے سایہ تلے

مسلمانو! ان لوگوں کے نعرۂ اتحاد میں کچھ دم خم بھی ہے یا مکر شنیع و کید ضعیف ہے اس کا موازنہ اس طرح کیجئے کہ ان کے ذاتی دشمنوں کے بارے میں ان سے عفو و درگذر کی بات کیجئے ساری قوت صرف کر ڈالئے وہ آپ کی ایک نہ سنیں گے اپنے موقف پر قائم رہیں گے۔ بتائیے کتنا زبردست المیہ ہے کہ اپنے دشمنوں کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن سے سخت تر

جانتے ہیں۔ جو ان کے حیاداری کی کھلی ہوئی دلیل ہے۔ الحاصل دنیا کا سب سے پہلا مناظرہ بصورت مکالمہ حضرت خلیل اللہ علیہ السَّلام اور نمرود سے ہوا جسکی تفصیل یہ ہے حضرت ابراہیم علیہ السَّلام نے نمرود سے فرمایا۔ میرا رب وہ ہے جو مارتا اور جلاتا ہے یعنی (اجسام میں موت و حیات پیدا فرماتا ہے) تو ایسا نہیں کر سکتا۔ (نمرود۔ اپنی حماقت سے میں بھی مارتا ہوں اور زندہ کرتا ہوں چنانچہ دو قیدی بلوایا ایک کو قتل کر دیا دوسرے کو یوں ہی چھوڑ دیا اپنی اسی حرکت شنیعہ کو اپنے دعوئ ربوبیت کو حق جانا۔

ابراہیم علیہ السَّلام سمجھ گئے کہ نمرود بڑا بدھو اور گھامڑ ہے میرے سوال کی نوعیّت سے بالکل نابلد ہے۔ فرمایا۔ اچھا تم اس سے ہلکا ہی کام کر دکھاؤ اگر تمہارا دعوائے ربوبیت سچ ہے۔ حضرت ابراہیم۔ میرا رب سورج کو مشرق سے نکالتا ہے اور مغرب میں غروب فرماتا ہے اور ایسا تو ہرگز نہیں کر سکتا ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السَّلام کے اس سوال قاہر کے بعد نمرود کی کیفیت کا عالم کیا تھا قرآن مقدس کے اس حصّہ کو پڑھ لیجئے:۔

فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ۔ تو ہوش اُڑ گئے کافر کے۔

بہترے لوگ مناظرہ کو پیٹ کا دھندہ دکان چلانے کی اسکیم اور نہ جانے کیا کیا کہتے ہیں حالانکہ مناظرہ کا ثبوت قرآن شریف سے ہے اور مناظر نبی اللہ ہیں۔ کہئے ایسے لوگوں کے اس بے تکے پن کا مواخذہ محشر میں ہوگا یا نہیں۔

نکتہ:۔ حضرت ابراہیم علیہ السَّلام نے مغرب سے طلوع شمس کو معبود حقیقی کی ہی کی شان بتایا بایں وجہ قرب قیامت میں پروردگار عالم پچھم سے آفتاب طلوع فرما کر حضرت خلیل اللہ کی حجت جامعہ کو ثابت فرما دے گا۔ (الحدیقۃ الندیہ)

واجب الحفظ مسئلہ

حضرت شیر بیشۂ اہلسنت مناظر اعظم ہند حضرت علامہ مفتی حشمت علی خاں صاحب علیہ الرحمہ وہابیوں اور دیوبندیوں کو مسائل کی فہمائش میں جو امثال پیش فرمائے ہیں

ان میں کہیں کہیں زبان سخت ہو گئی ہے جس کی بے حد چہ میگوئیاں ہیں جو بالکل عبث اور قیل وقال کرنے والے کے مطالعہ میں عدم وسعت کی دلیل ہے۔ کیونکہ گستاخ رسول کے لئے اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شان کے لائق جو زبان استعمال فرمایا ہے اسکو پڑھ لینے کے بعد یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ حضور شیر بیشۂ اہلسنت کی اس سخت زبان میں بھی اتباع خدا ورسول جل علاو (صلی اللہ علیہ وسلم) موجزن ہے چنانچہ اللہ کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی مثال جو دی ہے ملاحظہ فرمائیے۔

> عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَالشَّاۃِ الْعَائِرَۃِ بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ تَعِیْرُ اِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً وَاِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً (رواہ مسلم مشکوۃ شریف ص ۱۷) (باب علامات المنافق)

یعنی منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو بکرے کے درمیان ہو کبھی ادھر کبھی اُدھر چکر لگائے۔

اب عظمت مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کے منکرین پر رب سبوح وقدوس کے غضب کا تیور ملاحظہ کیجئے۔ سَنَسِمُہٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ (پ ۲۹ ع ۳)

ترجمہ:۔ اس کے سؤر جیسے تھوتھنی کو ہم داغ دیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ستار العیوب ہے۔ مگر محبوب کے دشمن کے عیب کو کس طرح افشاد فرماتا ہے ولید ابن مغیرہ کے متعلق آیت ملاحظہ ہو جو حضور کو مجنوں کہتا تھا۔ عُتُلٍّ م بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ (پ ۲۹ ع ۳)

ترجمہ:۔ درشت خو پھر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا (حرامی ہے) پھر دنیا کا سب سے ثقافتی اور تمدنی قانون ہے جیسے کو تیسا، کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما تدین تدان۔

ہم نہ کہتے تھے کہ اے داغ تو زلفوں کو نہ چھیڑ
اب یہ برہم ہے تو ہے تجھکو قلق یا ہمکو

عِلم لَدُنّی کی بہار

سنبھل میں عظیم الشان جلسہ ہو رہا تھا جس میں حضور محدث اعظم ہند اور شیر اہل سنت مفتی حشمت علی خاں صاحب علیہما الرحمہ والرضوان جیسے عمائدین اہلسنت رونق محفل تھے ایک سید صاحب جو متبحر عالم تھے اپنی شان سیادت میں مواد ونکات سے بھرپور خطاب فرما رہے تھے سید صاحب کا موضوع مسئلہ حاضر وناظر تھا، حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر وناظر کے اثبات میں آپنے فرمایا کہ قرآن شریف میں ہے۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ، یعنی نبی مومن کی جان سے بھی قریب ہیں۔

درمیان خطابت میں ایک دیوبندی نے اپنا وسوسہ اس طرح ڈالا کہ مولانا آپنے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر ہیں دلیل آپ کی یہ ہے قرآن میں آیا ہے النبی اولی الخ نبی مومن کے جان سے بھی قریب ہیں یہ آیت کریمہ ہرگز ہرگز نبی کے حاضر وناظر ہونے کی دلیل نہیں، اس لئے کہ آیت کریمہ تو خاص ہے مومنین کیساتھ کفار ومرتدین کے قریب تو سرکار حاضر نہیں پھر حاضر وناظر کیسے اس عالم کبیر پر اس کے سوال پر قدرے سکتہ طاری ہوا اتنے میں اعلیٰ حضرت کے ولد موافق شیر بیشۂ اہلسنت کھڑے ہوئے اور شیرانہ گرج میں فرمایا کہ سائل کون ہے! دیوبندی بولا سائل میں ہوں جناب۔

(حضرت شیر بیشۂ اہلسنت) بتاؤ قرآن شریف میں یہ نہیں ہے:۔

وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ (پ ۳۰)

بیشک میں نے ہر انسان کے لئے نگہبان رکھا یعنی کراماً کاتبین انہیں علم ہے جو تم کرتے ہو،

سائل ہاں ہے قرآن میں۔

(شیر بیشۂ اہلسنت) اب بتاؤ فرشتے مومن ہیں یا کافر۔

سائل۔ مومن۔

(شیر بیشۂ اہلسنت) اور حضور مومن کے قریب ہیں اور فرشتے تمام انسان کے کاندھے پر ہیں

اس طرح حضور تمام مومنین کے ایمان کو تمام کفار کے کفر کو تمام مرتدین کے مکر و فریب کو ملاحظہ فرما رہے ہیں یا نہیں۔

یہ سن کر سائل۔ بت کی طرح بالکل ساکت و صامت کھڑا رہ گیا۔

تبصرہ رضوی :۔ جواب کا معیار اتنا بلند ہے کہ شہباز کی پرواز سلام کر رہی ہے اس پر چنداں تبصرہ کی ضرورت نہیں ہاں وہ جواب کیا تھا قہر الٰہی کی بجلی تھی جس کے ضرب سے شیطانی فکر و تخیل جل بھن کر خاکستر ہو گئی یاد رہے اس عالم کبیر کے سکتہ پر ہرگز ہرگز یہ خدشہ دل میں نہ گذرنے پائے کہ ان کے علم میں نقص تھا معاذ اللہ' صاحب نبراس شرح شرح عقائد نسفی ص۳ پر فرماتے ہیں۔ " فان الافحام فی مسئلۃ لا یوجب نقصانا فی علم العالم " یعنی کسی ایک مسئلہ میں لاجواب ہونا عالم کے علم میں نقص کا موجب نہیں ہوتا۔

الہامی جواب

حضرت شیر بیشۂ اہلسنت کی تقریب نکاح میں حضور سید العلماء مارہروی علیہ الرحمہ نے پیلی بھیت میں قدوم میمنت لزوم فرمایا تھا اس زمانے میں عموماً نوشہ کو گھوڑے پر لے جایا جاتا تھا چنانچہ حسب الدستور حضرت شیر اہلسنت گھوڑا پر آگے جلوہ فرما ہوئے پیچھے سرکار مارہرہ تشریف فرما ہوئے۔ بہتیرے حضرات کے دلوں میں خلش پیدا ہوئی کہ وہ شیر اہلسنت جنکی سرشت میں سادات کے تقدم و تقدس کا احترام کا جذبہ فراواں ہے آج وہ جذبۂ خلوص کہاں چلا گیا بالآخر لوگوں کے فکر و شبہات کے پیمانے چھلک گئے سوال کر ہی ڈالے۔

حضرت ایسا کیوں !

حضرت شیر بیشۂ اہلسنت نے فی البدیہہ جواب دیا۔ پشت پناہی کے لئے۔

تبصرہ رضوی :۔ اللہ اللہ جواب بدیہی کا جب یہ عالم ہے کہ ایک ایک جملہ پر عقل سر دھنتی نظر آرہی ہیں تو پھر جواب نظری کے معیار و وزن کا کیا عالم ہوگا۔ ماننا ہوگا کہ یہ

جواب نہیں ہے الہامی ربی ہے جو اولیاء کے دلوں پر القا ہوتا ہے حضور شیر بیشۂ اہلسنت کی اسی حاضر جوابی پر ان کے معتقدین میں سے کسی نے کہا کہ حضور خدانخواستہ آپ اگر دیوبندی خذلہم اللہ ہوتے تو علماء اہلسنت کو سخت دشواری کا سامنا کرنا پڑتا۔ حضور شیر بیشۂ اہلسنت نے فرمایا، نعوذ باللہ اگر میں بدمذہب ہوتا تو خلاق ارض و سما مجھ جیسا سیکڑوں حشمت علی پیدا فرما دیتا جو میری سرکوبی کرتے رہتے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جس سے دین لیتا ہے اس کی عقلیں چھین لیتا ہے بدمذہبوں کے دین و ایمان کا تو بس یہی عالم ہے۔

سوچو تو سلوٹوں سے بھری ہے تمام روح
دیکھو تو اک شکن بھی نہیں ہے لباس میں

شیرانہ تعاقب

بے وفا ابو الوفا شاہجہاں پوری نے اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کے وصایا شریف پر اپنے بچکانہ پن سے جو اعتراض بیجا کیا ہے ملاحظ ہو اور پھر جواب۔

اعلیٰ حضرت کے وصایا شریف میں ہے۔ حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑنا اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

اعتراض :۔ دیکھئے شریعت کی اتباع تو حتی الامکان بتایا اور اپنے دین پر قائم رہنے کو ہر فرض سے اہم فرض بتلایا یہ اسلام کی کھلی ہوئی توہین ہے (یہ کفر ہے) ان کو یہ کہنا تھا کہ اسلام پر مضبوطی سے قائم رہو یہ نہ کہکر اپنے دین کی غمازی کی اس کا صاف مطلب ہے کہ ان کا ضرور کوئی گڑھا ہوا دین ہے۔

اب شیرانہ تعاقب ملاحظہ فرمائیے اور دیکھئے کہ بے وفا پر جواب باوفا سے کیسی اوس پڑتی ہے حضرت شیر اہلسنت فرماتے ہیں کہ بتاؤ آپ کا دین اسلام ہے یا نہیں۔ اگر کہیں۔ ہاں۔ تو آپ اپنے فتوی سے کافر ہوئے آپنے اسلام کو اپنا گڑھا ہوا دین بتایا۔ اگر بتائیں کہ اسلام میرا دین

نہیں۔ تو ہمارے فتویٰ سے آپ کافر ہوئے۔

مولوی جی جب آپ مریں گے تو نکرین قبر میں آئیں گے تو پوچھیں گے مَا دِیْنُکَ ؟ تیرا دین کیا ہے ؟ تو آپ کہہ دیجئے گا میرا دین کوئی نہیں کیونکہ اسلام کو اپنا دین بتلانا تو کفر ہے تو پھر نکرین آپ کی خوب خبر لیں گے۔ (مناظرہ ملتان)

تبصرۂ رضوی :۔ جواب کی سطر سطر سے حق وصداقت کا تلاطم موجیں لے رہا ہے اور دیوبندی سوالات خس وخاشاک کی طرح بہتے جا رہے ہیں بظاہر سوال کا تیور اس قدر مہیب وسخت ہے جیسے مخاطب اس کی تاب نہ لاسکے گا مگر جواب کی برجستگی کی سوزش کا عالم یہ ہے کہ ایوانِ دیوبندیت کی ایک ایک اینٹ سے دھواں اڑتا نظر آرہا ہے سچ ہے۔

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

مُسکت جواب

الملفوظ شریف میں ہے کہ مولوی امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لئے جاتے ہیں۔ عرض کی یا رسول اللہ کہاں تشریف لئے جاتے ہیں فرمایا برکات احمد کے جنازہ کی نماز پڑھنے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا الحمد للہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا ہے۔

اس پر ملتان کے مناظرہ میں ابو الوفا شاہجہاں پوری نے شیر اہلسنت پر اس طرح اعتراض بے جا کیا۔

(بے وفا) :۔ مولانا حشمت علی دیکھئے اس عبارت میں آپ کے اعلیٰ حضرت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقتدی بنایا اور خود امام بنے یہ کفر یہ ہے کیوں کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔ اب اعلیٰ حضرت کے ولد مرافق مناظر اعظم ہند مولانا حشمت علی خاں علیہ الرحمہ

کا ایمان افروز جواب سماعت فرمایئے :۔

جناب آپ کو معلوم نہیں اہلسنت کا ایمان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہر شان میں بے مثل و بے مثال عدیم النظیر ممتنع المثیل ہیں سرکار کی خصوصیت ہے کہ نماز قائم ہو چکی ہو امام نماز پڑھا رہا ہو اور حضور اُسی نماز میں شرکت فرمانا چاہیں تو حضور ہی امام ہوں گے وہ امام عین حالت امامت میں مقتدی ہو جائے گا بولئے دکھاؤں۔ بخاری شریف۔ دیکھاؤں مدارج النبوۃ۔ مولوی جی۔ میرے آقا کی بارگاہ ایسی بلند و بالا سرکار ہے جہاں امام بھی مقتدی بن جاتے ہیں وہ سارے جہاں کے امام ہیں اگلے پچھلے تمام اماموں کے امام ہیں۔ اب الملفوظ شریف کی عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ الحمد للہ میں نے لوگوں کی امامت کی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امامت کی۔ (مناظرۂ ملتان)

تبصرۂ رضوی :۔ بیشک ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم امام الائمہ ہیں بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوۃ میں۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس علیہ الصلاۃ والسلام علیل تھے حضرت صدیق اکبر نے امامت کی اسی اثنا میں سرکار کونین کو مرض میں افاقہ معلوم ہوا۔ حضور تشریف لے گئے اور صدیق اکبر کے پہلو میں کھڑے ہوئے صدیق اکبر پیچھے ہٹنا چاہتے تھے کہ سرکار نے اشارہ فرمادیا کہ پڑھاؤ تو صدیق اکبر لوگوں کی امامت کرتے رہے اور حضور نے صدیق اکبر کی۔ بخاری شریف اول صفحہ ۹۴ پر دیکھئے۔ فکان ابوبکر یصلی بصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس یصلون بصلوٰۃ ابی بکر۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

امامت اصل حق حضور پُر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ کہ نبی اپنی امت کا امام ہوتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ اِنِّی جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو نبی الانبیاء اور امام الائمہ ہیں صلی اللہ علیہ وسلم (عرفان شریعت حصہ سوئم صفحہ ۲۹)

مٹی میں ملنا اور مٹی سے ملنا

میں - اور - سے کا فرق عظیم - تقویۃ الایمان میں اسماعیل دہلوی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیا جس سے ہزارہا آیات قرآنی واحادیث متواترہ کی تکذیب لازم آتی ہے جیسے "یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں"

(معاذ اللہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین)

منظور سنبھلی سے حضور شیر اہلسنت نے درمیان مناظرہ فرمایا کہ بتاؤ میں مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں یہ حدیث کہاں ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں اِنَّ اللہ عزوجل قَدْ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ السَّلَام (نسائی شریف ۲۰۳) کہ حرام فرما دیا اللہ تعالیٰ نے زمینوں کو کہ کھائے نبیوں کے جسموں کو: پھر مٹی میں کیسے مل سکتے ہیں. بتاؤ یہ افترا علی الرسول ہے یا نہیں یہ عقیدہ کفر ہے یا نہیں؟

جواب (منظور). جناب اس عبارت کا مطلب آپ نے سمجھا ہی نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ میں مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں وہاں پر میں بمعنی سے اصل عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ میں مٹی سے ملنے والا ہوں اور کفر نہیں.

حضور شیر بیشۂ اہلسنت نے اپنے عصائے مبارک سے سمجھاتے ہوئے فرمایا۔ اچھا بتاؤ اس کا کیا مطلب ہے کہ میرا یہ ڈنڈا منظور میں چلا گیا۔ یا۔ میرا ڈنڈا منظور سے چلا گیا شیر اہلسنت کے اس جواب سے وہ بہت شرمندہ ہوا اور خائب و خاسر ہو کر میدان مناظرہ سے فرار اختیار کر گیا۔

تبصرہ رضوی:۔ دیکھا آپ نے یہ لوگ کس قدر خطرناک ہوتے ہیں اور کس طرح ایمان کو کفر اور کفر کو ایمان بتانے میں ماہر ہیں اس جگہ اپنے سادہ لوح مسلمان بالخصوص جو لوگ اپنے آپ کو ماڈرن بتاتے ہیں جنکے شعبۂ حیات کا سارا کاروبار مغربیت کا شکار ہے انکے لئے

بے حد ضروری ہے کہ علمائے اہلسنت وجماعت کی کم از کم ان کتب کا مطالعہ ضرور کر لیں جو ایمان واعتقاد کی حفاظت وصیانت کے لئے سپر ہیں افسوس حصول علم دین فرض ہے باقی علوم حسب ضرورت جائز ہیں اب معاملہ بالکل برعکس ہو گیا ہے کہ لوگوں نے علم دین ہی کو حسب ضرورت جائز سمجھ رکھا ہے باقی علوم کو فرض۔

مسلمانو! قبر میں ماڈرن زندگی عذاب کا سامان تو مہیا کر سکتی ہے مگر نجات کا رخ متعین نہیں کر سکتی للہ دوامی حیات کو عارضی رنگینیوں پر ترجیح مت دو!

ے
اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دیکھو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

حقیقت ومجاز کا پر کیف منظر

چور کیسی کیسی اونچی باتیں کرتا ہے حالانکہ اس کا تعلق واقعہ اور حقیقت سے قطعاً نہیں ہوتا سب ڈینگیں اور تعلیاں ہوتی ہیں بس یہی حال علماء دیوبند کا ہے جنکے پاس دلائل و براہین بالکل نہیں ہوتے دشنام طرازی بدلگامی درشت کلامی سے یہ لوگ مخاطب کو مرعوب وہراساں کرتے ہیں اور علماء حق کا وطیرہ رہا ہے کہ ان لوگوں نے ہمیشہ اپنی ذلت اور دین کی عزت کے لئے سرفروشی کا مظاہرہ تو کیا ہے مگر مذہب و ملت کی حرمت کو دار پر نہیں چڑھایا ہے. چنانچہ مناظرہ ادری ضلع اعظم گڈھ میں حضرت شیر بیشۂ اہلسنت نے منظور سنبھلی سے فرمایا کہ آپ کی درشت کلامی میرے لئے باعث صد افتخار ہے. اس کتے کی خوبی کا کیا کہنا جو اپنے آقا کے گرد پھر پھر کر آقا پر آنے والے پتھروں کو خود اپنے اوپر لے اور آقا کے لئے سپر بن جائے۔

اس وارفتگی شوق میں ڈوبے ہوئے کلام کو منظور اس طرح للکارتا ہے (معاذ اللہ) مولانا آپ نے بڑے فخر سے اپنے آپ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتا کہا ہے مگر آپ کو معلوم نہیں بارگاہ رسول سے بڑی بے عزتی کے ساتھ کتے نکالے جاتے ہیں چنانچہ جبرئیل علیہ السلام

اس وقت تک حجرۂ مقدسہ کے اندر نہیں گئے جب تک کتا نکل نہیں گیا۔

شیر اہلسنت نے جواباً ارشاد فرمایا۔

مولوی جی کیا ہر جگہ ہر لفظ کے حقیقی معنی مراد لینے ضروری ہیں۔ میں نے اپنے آپ کو کتا معنی مجازی کے اعتبار سے کہا ہے۔ آپ کو معلوم نہ ہو تو بتادوں کہ معنی مجازی کتا کا یہ ہے کہ آقا کا وفادار غلام جوان کے دشمنوں پر رد کرے۔

اگر آپ کو معنی حقیقی ہی لینے کا شوق ہے تو سنئے آپ لوگ مرتضیٰ حسن دربھنگی کو شیر خدا کہتے ہیں آپ نے اپنے آپ کو روداد مناظرہ سنبھل میں شیرستان مناظرہ لکھا ہے تو کیا آپ اور دربھنگی جی دونوں چاروں ہاتھ پیروں والے ہیں کیا آپ دونوں برہنہ مادر زاد ہیں شیر کے بچے بغیر نکاح کے پیدا ہوتے ہیں تو کیا آپ دونوں اپنی زوجہ کو بغیر نکاح کے تصرف میں لاتے ہیں شیر کے ماں باپ کا بھی باہم نکاح نہیں ہوتا ہے تو کیا آپ دونوں بغیر نکاح کے پیدا ہوئے ہیں کچھ بھی سمجھ کر کہی ہوتی۔

اتنا اور سمجھ لیجئے کہ آپ کے پیشوا بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی قصائد قاسمی صدو پر لکھتے ہیں ۔

امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ
کہ ہو سگان مدینہ میں میرا نام شمار (مناظرہ ادری)

تبصرۂ رضوی :۔ یہ جواب الحق یعلو ولا یعلیٰ اور اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا کا مصداق تھا جس سے منظور کی گستاخانہ فکر ریزہ ریزہ ہوگئی نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ دیوبندی وہابی ہمیشہ گستاخانہ اور چھچھورا انداز ہی اختیار کرتے ہیں جس سے ایمان واعتقاد میں تزلزل پیدا ہو جائے۔

اس لئے علماء اہلسنت بڑے شدومد سے ان سے دور رہنے کو عوام الناس کو فرماتے ہیں اور کیوں نہ منع فرمائیں جبکہ خود ہمارے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدمذہبوں بدعقیدوں اور گمراہوں سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ۔

(مسلم، مشکوٰۃ ص۲۸)

اور ہمارے اسلاف کا کارنامہ ملاحظہ ہو۔ وقت کے امام حضرت ابن سیرین (شاگرد حضرت انس رضی اللہ عنہ) کے پاس دو بدمذہب آئے عرض کی کچھ آیات کلام اللہ آپ کو سنائیں۔ فرمایا میں سننا نہیں۔ پھر انہوں نے اصرار کیا۔ تو فرمایا۔ یا تو تم دونوں اٹھ جاؤ یا میں اٹھ جاتا ہوں آخر وہ حسرت ویاس کیساتھ چلے گئے۔ لوگوں نے عرض کیا اے امام آپ کا کیا حرج تھا اگر وہ کچھ آیت سناتے۔ فرمایا میں نے خوف کیا کہ وہ آیت قرآنی پڑھ کر اس کے ساتھ اپنی کچھ تاویلیں لگائیں اور وہ میرے دل میں رہ جائے تو میں ہلاک ہو جاؤں۔ (اربعین شدت از مولانا محبوب علی خاں علیہ الرحمۃ، بحوالہ دارمی شریف) اللہ اکبر عظیم الشان امام وتابعی علم وعرفان کا جبل اعظم ان کے وساوس وخواطر سے ڈریں اور آج عوام الناس کو اپنی جہالت پر اس قدر وثوق کہ ان کے ہم نوالہ ہم پیالہ بننے میں ذرہ برابر ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے اور نہ علماء حق کی فہمائش کی انہیں کچھ پرواہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

جنتی اور جہنمی کی شناخت

حضور شیر بیشۂ اہلسنت قطب عالم سید علی ہجویری لاہوری علیہ الرحمۃ والرضوان کے مزار مقدس سے فاتحہ پڑھکر پیلی بھیت لوٹنے کے لئے اسٹیشن پر تشریف لائے تبلیغی جماعت کی ٹیم بھی گھوم پھر کر رہی تھی ان میں سے دو چار تبلیغی بڑے گھسے گھسائے پرانے گلے سڑے حضرت کے قریب پہونچے پھر جو گفت گو ہوئی پڑھئے۔

تبلیغی ـــ کہئے مولانا کہاں کا رخت سفر ہے کیا نام ہے کہاں سے تشریف لا رہے ہیں۔

حضرت شیر اہلسنت ـــ پیلی بھیت میرا مکان ہے حشمت علی میرا نام ہے۔ حضرت سید علی ہجوری کے مزار مقدس سے فاتحہ پڑھکر اپنے مکان جا رہا ہوں۔

تبلیغی ـــ مولانا وہاں تو جنتی دروازہ بھی ہے سنا ہے کہ جو گذر جاتے ہیں جنتی ہو جاتے ہیں۔ آپ گذرے ہیں یا نہیں۔

شیرِاہلسنت ـــــ ہاں میں گنہگار ہوں بے شک میں جنتی ہوں۔

تبلیغی ـــــ حضرت کے ہاتھوں پاؤں کو سونگھ کر، ہرگز نہیں۔ آپ جنّتی ہیں ہی نہیں اس لئے کہ حضور صلعم فرماتے ہیں کہ جو جنتی ہوگا ان کے جسموں سے جنت کی خوشبو آئے گی آپ جنتی ہوتے تو ضرور ہمیں وہ خوشبو ملتی جس کی بشارت حضور صلعم نے دی ہے۔

شیرِاہلسنّت ـــــ اچھا یہ بتائیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے یا نہیں کہ جہنّمی پر جنت کی خوشبو حرام ہے تم جہنمی ہو میں جنتی ہوں میری خوشبو ہی تیرے پر حرام ہے تو پھر آئے کہاں سے۔

تبصرۂ رضوی:۔ تبلیغی جماعت کے اعتقادات بڑے گندے ہیں جو مسلمانوں کے ہو ہی نہیں سکتے۔ نماز و روزہ کی آڑ میں اپنی حقیقت کو چھپانے کا ڈھنگ بنا رکھا ہے مگر اہلِ علم پر ان کا کفر آفتاب کے اجالے کی طرح روشن ہے۔

کیا کچھ نہ کیا خود کو چھپانے کے واسطے
عریانیوں کو اوڑھ لیا شال کی طرح

علم اور ملکہ کی شاندار توضیح

حضرت شیرِاہلسنت نے مناظرہ ادری میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم جملہ مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ کے عالم ہیں اس پر حضور شیرِاہلسنت نے دلائل و براہین کے انبار لگا دیئے جو مناظرہ ادری میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ منظور سنبھلی نے کہا کہ مولانا اللہ تعالیٰ نے حضور صلعم کو شعر کا علم نہیں دیا حالانکہ یہ بھی ماکان و مایکون سے ہے کیا آپ ثابت کرسکتے ہیں کہ رسول صلعم نے کبھی بھی کوئی شعر کہا ہو تو فی شعر پانچ روپئے انعام دوں ارے مولانا حضور نے شعر بھی پڑھا تو غلط پڑھا ہے۔

شیرِاہلسنت علیہ الرحمہ نے جواباً ارشاد فرمایا:۔

مولوی جی علم کا معنی ہمیشہ دانستن ہی آتا ہے کبھی لفظ علم سے ملکہ مراد نہیں ہوتا؟ جب کہ علم کا

معنی ملکہ و مہارت بھی آتے ہیں تو آیت کریمہ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ۔ کا معنی یہ ہوگا کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو میں نے شعر کا ملکہ و مہارت نہیں دیا اور نہ شعر بنانا آپ کی شایان شان ہے۔ پھر ملکہ کی نفی سے علم کی نفی کیسے ثابت ہوگی کیا علم اور ملکہ دونوں ایک ہے یا علم کو ملکہ لازم ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام عمر شریف میں کوئی شعر نہیں فرمایا مگر شعر نہ کہنے سے نہ جاننا کیسے لازم آسکتا ہے کیا یہ لازم ہے کہ جو شخص عمر بھر شعر نہ کہے اس کو حقیقت شعر کا علم بھی نہ ہو اچھا تو آپ فرمائیے کیا اللہ عزوجل نے کبھی کوئی شعر کہا ہے اگر ہاں ـــ تو فی شعر پانچ روپے انعام آپ کو دیا جائے گا اگر فی الواقع اللہ تعالیٰ نے کبھی کوئی شعر نہیں کہا ہے تو کیا آپ کے اصول پر یہ لازم نہیں آتا کہ معاذ اللہ خدائے پاک بھی شعر نہیں جانتا یہ دیکھئے علامہ امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ شفا شریف ص۲۹ پر فرماتے ہیں:۔

إنما كانت غاية معارف العرب
النسب واخبار اوائلها والشعر
والبيان وهذا الفن نقطة من
بحر علمه صلى الله عليه وسلم
ولاسبيل الى جحد الملحد مما ذكرناه۔

یعنی عرب کے کمالات علمیہ کی نہایت نسب اور متقدمین کے واقعات اور شعر و بیان کا علم جاننا تھا، یہ فن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سمندر میں سے ایک نقطہ ہے اس میں سے کسی چیز کے انکار کی کسی بے دین کو گنجائش نہیں۔

اور اسی مضمون کی تصریح ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے شرح شفا جلد سوم ص۲۴۱ پر علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمہ نے نسیم الریاض جلد سوم ص۲۴۱ پر فرمائی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شعر نہیں فرماتے تھے مگر اچھے برے اشعار کو بخوبی پہچانتے تھے بلکہ اصلاح بھی فرماتے تھے چنانچہ حضرت کعب ابن زہیر رضی اللہ عنہ جب نعت پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک قصیدہ تصنیف کرکے بارگاہ عظمت میں حاضر لائے اور سنایا، جب اس شعر پر پہونچے۔

وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَنَارٌ یُّسْتَضَاءُ بِهَا
وَاِنَّهٗ لَسَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ الْهِنْدِ مَسْلُوْنٌ

یعنی بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی آگ ہیں جن سے روشنی لی جاتی ہے

بے شک حضور ہند کی تلواروں میں سے ایک
شمشیر براں ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً اس کی اصلاح یوں فرمائی۔

وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَنُوْرٌ یُّسْتَضَاءُ بِہٖ	یعنی بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے
وَاِنَّہٗ لَسَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ	نور ہیں جن سے نور حاصل کیا جاتا ہے
مَسْلُوْلٌ۔	اور بے شک حضور اللہ کی تلواروں میں
	سے ایک کھینچی ہوئی تلوار ہیں۔

اگر حضور کو شعر کا علم مطلق نہ ہوتا تو پھر اصلاح کس طرح فرماتے اور وزن کس طرح سلامت رہتا۔ مولوی جی آپ قرآن وحدیث کے ارشادات تو مشکل سے سمجھیں گے آپ ہی کی زبان میں آپ کو باور کراؤں کہ کوئی شخص یوں کہے کہ مولوی منظور صاحب کو روٹی پکانے کا علم نہیں آتا۔ کیا اس کا یہ مطلب ہوگا کہ سنبھلی صاحب کو یہ معلوم نہیں کہ روٹی توے کے اوپر ہوتی ہے یا توا روٹی کے اوپر بلکہ یقیناً یہی مطلب ہوگا کہ آپ کو اتنی مشق ومہارت نہیں کہ آپ روٹی پکا سکیں، کہئے علم بمعنی ملکہ ہوئے یا نہیں۔

تبصرہ:۔ اس جواب میں منظور سنبھلی کے سارے نقاب کو الٹ دیا گیا ہے۔ انہوں نے شیر اہلسنت سے سینہ زوری آسان سمجھ رکھا تھا (ایں منہ مسور کی دال)

دیکھتے کیوں ہو شکیب اتنی بلندی کی طرف
نہ اٹھایا کرو سروں کو کہ یہ دستار گرے

مسئلہ ختنہ پر آریہ پنڈت کا ناطقہ بند کردیا

آریہ — مولانا صاحب! آپ لوگ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کتر بیونت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بغیر ختنہ کے انسان کو پیدا کیا اس میں کاٹ چھانٹ صحیح بندوں کا کام نہیں۔

جواب شیر اہلسنت — پنڈت جی آپ تو نار کے ساتھ پیدا ہوئے تھے مگر دایہ نے اس کو کاٹ دیا

بتائیے یہ آپ کی کٹوتی کیسی ہے آپ کا نار رہنے دینا چاہئے تھا تاکہ آپ میں اور جانور میں یہ تمیز ہو جاتی کہ جانوروں کو پیچھے دُم ہوتے ہیں اور جناب کو آگے۔ (تقریر منیر)

تبصرہ رضوی:۔ مناظرہ دیوبندی سے ہو یا کہ آریہ سے یا اور دیگر مذاہب باطلہ کے عالموں سے، حضرت شیر بیشۂ اہلسنت کی ذکاوت جودت طبع کا رنگ یکساں رہا ہے ایسا نہیں کہ فن مناظرہ کیساتھ ہی ان کی حاضر جوابی مختص ہے۔ بلکہ دینی مسائل میں بھی ان کو اسی طرح کی دسترس قدرت نے عطا فرمائی تھی۔

ایک مرتبہ حضرت مناظر اعظم ہند حرمین شریفین جا رہے تھے جہاز میں مولوی منظور سنبھلی بھی اپنے چیلوں اور استادوں کے ساتھ موجود تھے ایک مسئلہ کی تفتیش کے لئے حضرت کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا السلام علیکم حضرت نے جواب دیا وعلیکم السلام، آپ کون ہو۔ منظور نے کہا اتنی جلدی مجھے بھول گئے میں منظور سنبھلی ہوں، حضرت نے سیکڑوں مرتبہ لاحول ولا قوۃ پڑھکر اپنے جواب سلام کو واپس لے لیا۔ پھر فرمایا یہاں کیوں آئے ہو۔

مولوی منظور نے کہا کہ ایک مسئلہ ہے اس میں ہم لوگ کئی روز سے الجھے ہیں معلوم ہوا کہ آپ بھی اسی جہاز میں ہیں۔ اس لئے صحیح جواب کے لئے حاضر ہو گیا ہوں، حضرت نے فرمایا یوں تو مرتد کافر کے سوال کا جواب دینا نہیں چاہئے مگر میں جواب دوں گا تاکہ تم سُنّی کو عاجز گمان نہ کرسکو بعدہ مولوی منظور اکڑ و بیٹھ گیا پوچھا کہ احرام یلملم سے باندھا جاتا ہے اس جگہ کی نشاندہی کافر سیٹی بجا کر کرتا ہے دینی معاملہ میں کافر غیر معتمد ہے پھر اس کی سیٹی پر احرام کیوں باندھتے ہیں۔ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت جواب دیتے ہیں کہ بس اتنی سی بات میں سارا کنبہ حیران وپریشان ہو، ارے احرام باندھنا یہ ہے مسئلۂ دینی اور اس کا سیٹی بجانا اس بات پر دال ہے کہ اب محاذات یلملم آگیا جو دنیا میں داخل ہے۔ یلملم مسئلۂ دینی نہیں احرام مسئلۂ دینی ہے۔ وہ یلملم کی نشاندہی کرتا ہے نہ کہ اعلان کرتا ہے کہ احرام باندھو۔ الفضل ما شہدت بہ الاعداء

چٹخارے

ایک مرتبہ حضور شیر اہلسنت بریلی شریف سے گجرات براہ اجمیر مقدس تشریف لے جا رہے تھے۔ اثناء سفر میں باندی کوئی اسٹیشن پر ایک دیوبندی ایک قادیانی سوار ہوئے ان دونوں میں جو باہم گفتگو ہوئی پھر حضور شیر اہلسنت نے جو عجیب و غریب فیصلہ مرحمت فرمایا وہ خالی از لطف نہیں۔ لیجئے اب چٹخارے لے لے کر پڑھئے۔

دیوبندی — (قادیانی سے) کیوں جناب آپ کہاں جائیں گے۔

قادیانی — جناب! میں بھروچ کے ضلع میں کوئلے چونے وغیرہ کی تجارت کے لئے جایا کرتا ہوں وہیں جا رہا ہوں، احمدآباد کچھ کام تھا اس لئے ادھر سے چلا آیا اور آپ کہاں تشریف لیجائیں گے۔

دیوبندی — جی میں راندیر ضلع سورت جا رہا ہوں تھانہ بھون حاضر ہوا تھا حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب سے مرید ہو کر آ رہا ہوں اور آپ کس کے مرید ہیں؟

قادیانی — جناب میں حضرت اقدس مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مرید ہوں۔

دیوبندی — استغفر اللہ! لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ معاذ اللہ۔

قادیانی — کیوں جناب آپ کو اس قدر غصہ کیوں آگیا؟ خیر تو ہے۔

دیوبندی — آپ اسی مرزا قادیانی کے مرید ہیں جو کافر مرتد تھا پھر غصہ کی وجہ پوچھتے ہیں۔

قادیانی — جناب غصہ کی کوئی بات نہیں اگر کوئی کفر مرزا صاحب کا آپ کو معلوم ہو تو بتائیے۔

دیوبندی — آپ کے مرزا کا ایک کفر ہے اجی اس نے سیکڑوں کفریات بکے ہیں۔

قادیانی — میں پھر کہتا ہوں آپ غصہ کیوں فرماتے ہیں مرزا صاحب کا کوئی کفر بتایئے۔

دیوبندی — اب یہی دیکھئے کہ مرزا قادیانی نے اپنے رسالہ دافع البلاء ص۱۵ پر لکھا:

"خدا ایسے شخص (یعنی عیسیٰ) کو کس طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لا سکتا جسکے پہلے ہی فتنے نے

دنیا کو تباہ کر دیا ہے"۔ دیکھئے اس عبارت میں مرزا نے اللہ تعالیٰ کو عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں لانے سے عاجز بتایا۔

قادیانی — اگر خدا کو عاجز بتانا کفر ہے تو آپ کے مولوی رشید احمد گنگوہی نے خدا کو جھوٹا لکھا اگر مرزا صاحب کافر ہیں تو آپ کے گنگوہی جی بھی کافر ہیں اور اگر گنگوہی مسلمان ہیں تو مرزا صاحب بھی مسلمان ہیں۔

دیوبندی — (جواب سے عاجز ہو کر) اب یہی دیکھئے کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سخت توہین کی ہے۔

قادیانی — اگر مرزا صاحب نے عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی تو دیوبندیوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت گستاخیاں کیں آپ کے گنگوہی جی نے براہین قاطعہ ص۵۱ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو شیطان سے کم لکھا آپ کے پیر تھانوی جی نے حفظ الایمان ص۸ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو بچوں، پاگلوں جانوروں اور چارپاؤں کے مثل لکھا اور اس کے سوا بھی بہت سی عبارتیں ہیں اگر عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کفر ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین بھی کفر ہے اگر مرزا صاحب کافر ہیں تو گنگوہی وانبیٹھی، تھانوی صاحبان بھی ضرور کافر ہیں اور اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں۔

دیوبندی — آپ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں کیا مرزا نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاتم النبیین ہونے سے انکار نہیں کیا، کیا ایسا شخص کافر نہیں۔

قادیانی — اجی جناب! مرزا صاحب نے خاتم النبیین ہونے سے انکار نہیں کیا بلکہ اس کے ایک عجیب و غریب معنی بتائے ہیں وہ فرماتے ہیں خاتم النبیین کے معنی لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ سب سے پچھلے نبی صرف یہی معنی لینا صحیح نہیں بلکہ خاتم النبیین کے معنی ہیں نبیوں کے مہر، مہر کی وجہ سے فرمان شاہی کا اعتبار ہوتا ہے اور جس فرمان پر مہر شاہی نہ ہو اس کا اعتبار نہیں کیا جاتا تو خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بالذات نبی ہیں یعنی حضور کو خود اللہ نے بغیر کسی واسطہ اور وسیلہ کے نبوت عطا فرمائی ہے اور حضور کے سوا اور جتنے نبی

دیکھئے اس عبارت میں مرزا نے اللہ تعالیٰ کو عیسیٰ علیہ السلام کے ... سے عاجز بتایا۔

... عاجز بتانا کفر ہے تو آپ کے مولوی رشید احمد گنگوہی نے خدا کو جھوٹا لکھ ... کافر ہیں تو آپ کے گنگوہی جی بھی کافر ہیں اور اگر گنگوہی مسلمان ہیں تو مرزا ... مسلمان ہیں۔

... عاجز ر بکر) اب یہی دیکھئے کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ ... توہین کی ہے۔

... نے عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی تو دیوبندیوں نے محمد رسول اللہ ... گستاخیاں کیں آپ کے گنگوہی جی نے براہین قاطعہ ۵۱ پر ... السلام کے علم کو شیطان سے کم لکھا آپ کے پیر تھانوی جی نے حفظ الایمان ... الصلوٰۃ والسلام کے علم کو بچوں، پاگلوں، جانوروں اور چارپاؤں کے مثل ... بھی بہت سی عبارتیں ہیں اگر عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کفر ہے تو محمد رسول اللہ ... توہین بھی کفر ہے اگر مرزا صاحب کافر ہیں تو گنگوہی، انبیٹھی، تھانوی صاحبان ... اور اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں۔

... ہوئے ہیں کیا مرزا نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاتم النبیین ... نہیں کیا۔ کیا ایسا شخص کافر نہیں۔

... ب ا مرزا صاحب نے خاتم النبیین ہونے سے انکار نہیں کیا بلکہ اس کے ... معنی بتائے ہیں وہ فرماتے ہیں خاتم النبیین کے معنی لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ ... یہی معنی لینا صحیح نہیں بلکہ خاتم النبیین کے معنی ہیں نبیوں کے مہر، مہر ... شاہی کا اعتبار ہوتا ہے اور جس فرمان پر مہر شاہی نہ ہو اس کا اعتبار نہیں ... النبیین کے یہ معنی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بالذات نبی ہیں یعنی حضور ... بغیر کسی واسطہ اور وسیلہ کے نبوت عطا فرمائی ہے اور حضور کے سوا اور جتنے نبی

ہوں گے سب کو حضور کے طفیل سے نبوت ملے گی تو اور سب نبی بالعرض نبی ہوں گے تو اب جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ مجھکو بغیر حضور کے واسطہ کے نبوت ملی ہے وہ جھوٹا ہے اور جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں حضور کا غلام ہوں مجھکو حضور کے طفیل سے نبوت ملی ہے تو وہ سچا ہے خاتم النبین کے اگر یہ معنی لئے جائیں جو مرزا صاحب نے بیان فرمائے تو حضور کا خاتم النبین ہونا صرف انبیاء سابقین کے اعتبار سے خاص نہ ہوگا بلکہ اگر حضور کے زمانہ میں بھی بلکہ اگر حضور کے بعد بھی ایک نہیں لاکھوں نبی پیدا ہوں تو پھر بھی حضور کا خاتم النبین ہونا ویسا ہی باقی رہتا ہے اور حضور اگلے پچھلے تمام نبیوں کے خاتم یعنی مہر ہوں گے یہ وہی مضمون ہے جو دیوبندی گروہ کے نانوتوی جی نے اپنی تحذیر الناس کے ص۳ و ص۱۴ و ص۲۸ پر بیان کیا۔ اگر اس وجہ سے مرزا صاحب کافر ہیں تو آپ کے نانوتوی جی بھی کافر ہیں اور اگر یہ مسلمان ہیں تو وہ بھی مسلمان ہیں۔

دیوبندی — آپ فضول بات بڑھاتے ہیں بھلا بتائیے کیا مرزا قادیانی اپنی بیوی کو ام المومنین نہیں لکھتا تھا کیا یہ اس کا کفر نہیں؟

قادیانی — جناب مرزا صاحب نے تو اپنی زوجہ کو ام المومنین لکھا مگر آپ کے پیر تھانوی صاحب نے تو معاذ اللہ ام المومنین سے اپنی بیوی کی تعبیر دی چنانچہ الامداد صفر ۱۳۳۵ھ میں ہے۔

"ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر (یعنی اشرفعلی) کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں انہوں نے مجھ سے کہا میرا ذہن فوراً اس طرف منتقل ہوا (کہ کمسن عورت ملے گی) اس مناسبت سے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے۔"

دیکھئے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آنے کا خواب گڑھا اور کمسن عورت ملنا اسکی تعبیر بیان کیا گیا اگر اس وجہ سے مرزا صاحب کافر ہیں تو آپ کے پیر تھانوی صاحب بھی کافر ہیں اور اگر یہ مسلمان ہیں تو وہ بھی مسلمان ہیں۔

دیوبندی — آپ فضول ضد کئے جاتے ہیں بھلا بتائیے کیا مرزا قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کے

معجزات کو اپنی کتاب ازالہ اوہام کے ص۱۵۱ سے ص۱۶۳ تک مسمریزم اور لہو ولعب وغیرہ نہیں بتایا۔ کیا ایسا کہنے والا بھی کافر نہیں ہوگا۔ آپ اسے کافر نہ کہیں مگر میں تو اسے دس بار کافر کہوں گا۔

قادیانی — یہ تو آپ کو اختیار ہے آپ جسے چاہیں سو مرتبہ کافر کہیں مگر مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ آپ کے دیوبندی گروہ کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے رسالہ منصب امامت ص۳۱ و ص۳۲ پر لکھا۔

"بسیار چیزیست کہ ظہور آں از مقبولین حق از قبیل فرق عادت تمروں میشود حالانکہ امثال ہماں افعال بلکہ اقوی واکمل ازاں از ارباب سحر واصحاب طلسم ممکن الوقوع باشد (منقول از حصہ سوم فتویٰ گنگوہیہ ص۲۳"

یعنی بہت سی چیزیں جن کا اللہ کے مقبولوں سے ظاہر ہونا معجزہ سمجھا جاتا ہے حالانکہ ویسے بلکہ ان سے زیادہ قوی ان سے بڑھ کر کامل باتیں تو جادوگر اور طلسمات والے دکھا سکتے ہیں فرق عادت میں معجزہ اور کرامت دونوں داخل ہیں مگر کرامت کو تو آپ لوگ کیا مانیں گے۔ اس لئے میں نے صرف معجزہ ہی پر بحث کی۔ اب فرمائیے اگر مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو مسمریزم کہکر کافر ہوگئے تو آپ کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی جادو اور شعبدہ کو معجزہ سے زیادہ قوی اور کامل بتا کر کافر ہوگئے اور اگر یہ کافر نہیں تو وہ کس طرح کافر ہوں گے۔

دیوبندی — آپ خواہ مخواہ اپنی ضد کو پال رہے ہیں کیا مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنیوالا کافر نہیں۔

قادیانی — (مسکرا کر) دیکھئے آپ ہر ایک بات سے گریز فرما رہے ہیں مگر میں برابر آپ کے پیچھے لگا ہوا ہوں اور میں آپ کا پیچھا نہیں چھوڑوں گا اچھا سنئے الامداد صفر ۱۳۳۶ھ میں ایک شخص کا خواب چھپا ہے کہ وہ خواب میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اشرفعلی رسول اللہ پڑھتا ہے جب جاگتا ہے تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اَشْرَفعَلِی پڑھتا ہے اور دن بھر اسے یہی خیال رہتا ہے اور جھوٹا بہانا کرتا ہے کہ میری زبان میری اختیار میں نہیں تھی وہ

اپنا یہ واقعہ آپ کے پیر تھانوی صاحب کو لکھتا ہے تھانوی صاحب اسے جواب دیتے ہیں کہ،
"اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔"
اگر تھانوی صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے کو کفر جانتے تو صاحب جواب دیتے کہ تو کافر ہوگیا تو نے دن بھر مجھے نبی جپا تو اسلام سے نکل گیا تو نئے سرے سے کلمہ پڑھکر مسلمان ہو اگر بیوی رکھتا ہے تو وہ تیرے نکاح سے نکل گئی اس سے دوبارہ نکاح کر ورنہ جماع زنا ہوگا اور اولاد حرامی اور زبان کی بے اختیاری کا بہانہ جھوٹا ہے دن بھر جاگتے میں ہوش کے ساتھ مجھے نبی کہتا رہا اور پھر کہتا ہے میری زبان میرے اختیار میں نہیں تھی ایسی بے اختیاری نہ دیکھی نہ سنی گویا زبان تیرے مونہہ میں ایک علاحدہ جانور تھی تو تو چاہتا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کہے مگر تیری زبان کہتی تھی میں تو نہیں مانتی میں تو اشرف علی کو نبی کہونگی مگر آپ کے پیر صاحب نے یہ کچھ نہ کہا بلکہ اسے اس رسالہ میں چھاپا گیا جس کا مقصود "امت محمدیہ کے عقائد و اخلاق و معاشرت کی اصلاح" بتایا گیا ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوا کہ تھانوی صاحب ہرگز دعویٰ نبوت کو کفر نہیں جانتے ہیں بلکہ چھاپ کر شائع کرنے سے تو اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ سب مریدوں کو دعوت دی گئی ہے کہ پیر کے متبع سنت ہونیکی تسلی اس طرح ہوتی ہے کہ اسے نبی و رسول کہا جائے لہذا جس مرید کو میرے متبع سنت ہونے کی تسلی منظور ہو وہ اسی طریقہ پر عمل کرے اور متبع سنت ہونا نبوت کے کچھ مخالف نہیں۔
ہمارے مرزا صاحب خود فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع کرنے کے صدقہ میں نبوت عطا فرمائی گئی ہے بلکہ کامل اتباع سنت تو یہی ہے کہ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی و رسول ہو کر امت کو ہدایت فرمائی ہے اسی طرح حضور کا غلام بھی حضور کے طفیل سے نبوت پاکر مخلوق کو ہدایت کرے تو تھانوی صاحب نے جو اپنے آپ کو متبع کہا اس کا مطلب یہی ہوا کہ مجھ کو حضور کی غلامی اور حضور کی سنت کے کامل اتباع کے صدقہ میں نبوت ملی ہے، اگر مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو تھانوی صاحب نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اگر مرزا صاحب اس وجہ سے کافر ہیں تو آپ کے پیر تھانوی صاحب بھی اس وجہ سے

کافر ہوں گے اگر ان کو آپ مسلمان مانتے ہیں تو انہیں بھی مسلمان ماننا پڑے گا۔
دیوبندی۔۔ جناب! میں کس قدر تھوڑا بولتا ہوں اور آپ فضول باتوں میں وقت گذار دیتے ہیں سنئے جناب! تمام علمائے دیوبند نے مرزا صاحب پر کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے پھر ہم مرزا کو کیوں کر کافر نہ کہیں گے۔
قادیانی۔۔ جناب غور فرمائیے یہ میری بات کا جواب نہیں ہوا میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ علمائے بریلی نے علمائے دیوبند پر کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔
دیوبندی۔۔ اجی حضرت! آپ میرا مطلب نہیں سمجھے مطلب یہ ہے کہ مرزا کے کافر و مرتد ہونے پر علمائے بریلی و علمائے دیوبند سب نے کفر کا فتویٰ دیا ہے اور مرزا کو دونوں گروہ کافر مرتد جانتے ہیں۔ کہئے اب تو آپ کی سمجھ میں آیا۔
قادیانی۔۔ میں اب بھی آپ کا مطلب سمجھنے سے عاجز ہوں سنئے علمائے دیوبند کو تمام قادیانی اور تمام علمائے بریلی سب کافر کہتے ہیں۔ قادیانی صاحبان دیوبندیوں کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ وہ مرزا صاحب کی نبوت پر ایمان نہیں لاتے اور علمائے بریلی دیوبندیوں کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ ان کے نزدیک دیوبندی صاحبان اللہ و رسول کی توہینیں اور گستاخیاں کرتے ہیں تو اگر آپ کا مطلب یہ ہے کہ جس فریق کے کافر مرتد ہونے پر دو گروہ متفق ہوں وہ ضرور کافر ہے تو آپ اپنا اور تمام دیوبندی صاحبوں کا کافر و مرتد ہونا تسلیم کیجئے۔
دیوبندی۔۔ آپ کسی طرح مانتے ہی نہیں سنئے مکہ معظمہ مدینہ طیبہ کے تمام علمائے کرام نے بھی مرزا اور اس کے ماننے والوں پر کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔
قادیانی۔۔ مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے جن علما نے ہم پر اور ہمارے مرزا صاحب پر کفر کا فتویٰ دیا ہے انہیں علما نے آپ تمام دیوبندی صاحبوں پر اور آپ کے پیشواؤں رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھی اشرف علی تھانوی صاحبان پر کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے اگر آپ اسے مانتے ہیں تو اسے بھی مانئے اور اگر یہ فتویٰ آپ کے نزدیک غلط ہے تو اس فتویٰ کے صحیح ہونے کا ثبوت کیا ہے۔

یہاں تک گفتگو پہونچی تھی کہ دیوبندی صاحب بالکل عاجز ہو چکے تھے قادیانی صاحب نے جو معلوم ہوتا ہے پہلے خود دیوبندی ہوں گے کیونکہ وہ دیوبندی عقائد سے پورے واقف الزامی جوابوں سے دیوبندی صاحب کو بالکل مبہوت کر دیا تھا اب دیوبندی صاحب مجبوراً سخت کلامی و دشنام بازی پر آمادہ ہو گئے اور قریب تھا کہ چلتی ریل میں فساد ہو جائے یہ حالت دیکھ کر فقیر سے نہ رہا گیا اور فقیر نے یہ کہکر دونوں کو آپس میں لڑنے سے باز رکھا۔

فقیر ــ آپ دونوں صاحبان آپس میں کیوں لڑتے ہیں میرے نزدیک آپ دونوں صاحبان اس بات میں سچے ہیں۔

دیوبندی ــ (غصہ میں آکر) میں تو ضرور سچا ہوں مگر آپ نے اس قادیانی مردود کو کس طرح سچا کہدیا۔ آپ بھی قادیانی معلوم ہوتے ہیں۔

قادیانی ــ آپ ان کی بات پر توجہ نہ فرمائیں آپ اپنا فیصلہ ارشاد فرمائیں۔

فقیر ــ (دیوبندی سے مخاطب ہو کر) الحمد للہ کہ نہ میں قادیانی ہوں نہ میں دیوبندی ہوں، الحمد للہ کہ سنی حنفی ہوں۔ آپ دونوں صاحبان بحث کر رہے تھے میں سن رہا تھا آپ نے کہا کہ قادیانی کافر ہیں میں کہتا ہوں اس بات میں آپ بے شک سچے ہیں ضرور قادیانی کافر ہیں ان صاحب نے فرمایا کہ دیوبندی کافر ہیں میں کہتا ہوں کہ اس بات میں یہ بھی سچے ہیں ضرور دیوبندی کافر ہیں مرزا قادیانی کے جو کفریات آپنے بتائے یقیناً وہ سب کفر ہیں مگر آپکے عاجز ہونے کا سبب یہ ہے کہ آپ ان کفریات کے سبب مرزا کو تو کافر کہتے ہیں اور ویسے ہی بلکہ ان سے بڑھکر جب آپ کے پیشواؤں کے کفر دکھائے جاتے ہیں تو آپ انہیں کافر نہیں کہتے اسی وجہ سے آپ کو ان قادیانی صاحب نے دبا لیا اور آپ جواب نہیں دے سکے مگر میرے نزدیک تو دونوں کافر ہیں اور جس دلیل سے مرزا قادیانی کا فر مرتد ہونا ثابت ہوتا ہے اسی دلیل سے دیوبندیوں کا کافر مرتد ثابت ہوتا ہے۔

فقیر کی اس تقریر کو سن کر دونوں صاحب خاموش مست خواب خرگوش ہو گئے اور پھر ان دونوں صاحبوں نے کوئی مذہبی بحث نہیں چھیڑی۔ اور راستہ بخیر و خوبی ختم ہو گیا۔ والله الحمد

دین کی اصل

دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امت تہتر فرقے میں بٹ جائیگی ان میں صرف ایک ہی فرقہ جنتی ہوگا۔ باقی سب جہنمی ہوں گے۔ (مشکوٰۃ صـ٣٠)

اس حدیث کی تشریحات و توضیحات میں اسلام کے مشاہیر علمائے کرام محدثین عظام کے ارشادات ہیں کہ وہ بہتر فرقے نماز و روزہ حج و زکوٰۃ اسلامی وضع قطع سے آراستہ ہوں گے۔ البتہ اللہ و رسول جل علیٰ و صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے غلط نظریات و اعتقادات ان کے دلوں میں پیدا ہو جائیں گے۔ جس کے پاداش میں وہ لوگ دائمی جہنم کے مصداق ہوں گے۔

اعمال کی الگ اپنی بہت بڑی حیثیت ہے مگر وہ ایمان کے ساتھ ضم نہیں ہے ورنہ مجاذیب مرفوع القلم کبھی بھی نہیں ہو سکتے ہیں نہ مسلمان پاگل پر عبادات معاف ہو سکتی تھیں نہ حیض و نفاس والی عورتوں پر نماز معاف ہوتی اسی لئے یہ امر مسلمات میں سے ہے۔ جڑوں کی جڑ اصلوں کی اصل اعتقاد ہے، اعتقاد درست میں پھر عبادات کی بجا آوری سونے پر سہاگہ کی طرح ہے ورنہ عبث و فضول ہے۔

شرح عقائد نسفی صـ٣ پر ہے اعلم ان الاحکام الشرعیۃ منہا ما یتعلق بکیفیۃ العمل و تسمّٰی فرعیۃ و عملیۃ و منہا ما یتعلق بالاعتقاد و تسمّٰی اصلیۃ و اعتقادیۃ یعنی جانو کہ احکام شرع میں سے جو عمل سے متعلق ہیں وہ فرع اور عمل ہے اور جو اعتقاد سے متعلق ہیں وہ اصل اور اعتقاد ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں " مداہنت در عمل امید

مغفرت دارد در مداہنت اعتقاد امید مغفرت نہ دارد۔ مکتوبات ۲۶ ۵ ص ۲۷۵ یعنی عمل کی کوتاہی امید مغفرت رکھتی ہے مگر اعتقاد جسکے بگڑ گئے ہیں مغفرت الٰہی اسکو اپنی آغوش میں لینے کو تیار نہیں۔

حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھکو سلوک کے تمام مقامات عطا کر دیئے جائیں اور ہمارا اعتقاد درست نہ ہو تو ہمارے لئے آخرت میں بربادی ہی بربادی ہے اور اگر ہم میں تمام خرابیاں جمع ہو جائیں اور اگر ہمارا اعتقاد درست ہے تو پھر ہمیں کوئی ڈر نہیں۔ المکتوبات ۱۹۳ ص ۱۰۷

نیز یہ حدیث بھی خالی از فائدہ نہیں:۔

عن انس رضی اللہ عنہ ان اعرابیاً قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عددت لہا قال ما اعددت لہا من کثیر صوم ولا صلوٰۃ ولا صدقۃ ولکنی احب اللہ ورسولہ قال انت مع من احببت۔

(ریاض الصالحین بلفظ مسلم ص ۱۴۹)

یعنی ایک دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی۔ حضور نے فرمایا تم نے اسکے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے۔ اس نے عرض کیا میرے پاس بہت نماز و روزے وصدقہ نہیں ہے البتہ میں اللہ و رسول سے محبت کرتا ہوں تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت رکھتا ہے۔

ایضاً

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ وان محمداً عبدہٗ ورسولہ وان عیسیٰ عبد اللہ ورسولہ وابن امتہ وکلمتہٗ القاہا الیٰ مریم وروح منہ والجنۃ والنار حق ادخلہ اللہ الجنۃ علیٰ ما کان من العمل۔ متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۱۴

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے گواہی دی کہ بیشک اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور بیشک عیسیٰ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ مریم کے لڑکے ہیں وہ کلمہ ہیں (روح) جو مریم میں ڈالا گیا اور جنت و دوزخ حق ہے تو اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا گرچہ اسکے پاس تھوڑا ہی عمل ہو۔

دیکھا آپ نے کیسی کیسی سندیں اعتقاد کی تقدیم پر دلالت کر رہی ہیں۔ ہے کوئی دیوبندیہ وہابیوں میں جو یہ ثابت کرے کہ بغیر صحت اعتقاد کوئی جنتی ہو سکتا ہے جیسا کہ میں نے ثابت کر دیا کہ بغیر عمل کے جنتی ہو سکتا ہے۔ مسلمانو یہ لوگ اعتقادات کو پس پشت ڈال کر صرف نماز، روزہ ہی کو مدار جنت تصور کرتے ہیں۔ اس کی واحد وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ان کے اعتقادات نہایت گندے ہیں۔ اعتقاد کے ساتھ ان لوگوں نے وہ ظلم کئے ہیں کہ اعتقاد کو منہ پر لا ہی نہیں سکتے اس لئے علمائے حرمین شریفین نے تمام مخلوقات سے بدتر اور کافر و مرتد ہونے کے فتاوے صادر فرمائے ہیں جو حسام الحرمین میں صفحہ صفحہ پر دیکھے اور پڑھے جا سکتے ہیں۔ ان کے کچھ اعتقادات آگے نقل کرتا ہوں:۔



فہرست اعتقادات وہابیہ، دیوبندیہ

بطور مختصر الفاظ	نام کتاب ومصنف
۱- خدا کا جھوٹ بولنا ممکن ہے۔ بلفظہٖ ملخصاً	رسالہ یکروزی مولوی اسماعیل دہلوی ص۱۴۵
۲- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی کیا خصوصیت ہے ایسا علم تو زید وعمر بلکہ ہر صبی ومجنوں بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کو بھی حاصل ہے۔	حفظ الایمان مولوی اشرف علی تھانوی۔
۳- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا دیا ہوا علم ماننا بھی شرک ہے۔	تقویۃ الایمان، مولوی اسماعیل دہلوی ص۲۶
۴- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرکر مٹی ہو گئے۔	〃 ص۶۰
۵- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل اور بھی پیدا ہونا ممکن ہے۔	〃 ص۳۱
۶- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں خیال آنا بیل، گدھے سے بدتر ہے۔ بلفظ	صراط مستقیم ص۸۶
۷- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شیطان کو علم زیادہ ہے۔ ملخصاً	براہین قاطعہ، خلیل احمد ص۵۱
۸- خدا سے ہم کو کام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں۔	بسط الامنان ص۷ مولوی اشرف علی تھانوی
۹- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے روبرو ذرۂ ناچیز سے بھی کم تر ہیں۔	تقویۃ الایمان ص۵۵

ملخصاً

۱- یا محمد یا رسول اللہ کہنا شرک ہے۔	تقویۃ الایمان ص۲۳
۱- حق سبحانہٗ تعالیٰ کو جہت ومکان سے منزہ سمجھنا بدعت وگمراہی ہے۔	ایضاح الحق اسماعیل دہلوی ص۲۴
۱۲- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی نہیں۔ ملخصاً	تحذیر الناس قاسم نانوتوی نقل (انوار آفتاب صداقت)

احکام المرتدین۔ بقدر ضرورت

از افادات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں البریلوی رضی اللہ عنہ

ان لوگوں سے سلام کلام حرام، میل جول حرام، نشست برخاست حرام، بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو جانا حرام، مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت حرام، غسل دینا حرام کفن دینا حرام، اس پر نماز پڑھنا حرام، اس کا جنازہ اٹھانا حرام، مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، مسلمانوں کی طرح اس کی قبر بنانا حرام، اسے مٹی دینا حرام اس پر فاتحہ حرام، اسے کوئی ثواب پہونچانا حرام بلکہ خود کفر وقاطع اسلام جب ان میں کوئی مرجائے اس کے اعزہ اقربا مسلمین اگر حکم شرع مانیں تو اس کی لاش دفع عفونت کے لئے مردار کتے کی طرح بھنگی چماروں سے ٹھیلے میں اٹھوا کر کسی تنگ گڑھے میں ڈلوا کر اوپر سے آگ پتھر جو چاہیں پھینک پھینک کر پاٹ دیں کہ اس کی بدبو سے ایذا نہ ہو یہ احکام غیر شادی شدہ والوں کے لئے ہے اور جوان میں نکاح کئے ہوئے ہوں ان سب کی بیبیاں ان کے نکاحوں سے نکل گئیں اب اگر قربت ہوگی حرام حرام حرام وزنائے خالص ہوگی اور اس سے جو اولاد پیدا ہوگی ولد الزنا ہوگی، عورتوں کو شرعاً اختیار ہے کہ عدت گذر جانے پر جس سے چاہیں نکاح کرلیں ان میں جس سے ہدایت ہو۔ اور توبہ کرے اور اپنے کفر کا اقرار کرتا ہوا پھر مسلمان ہو اس وقت یہ احکام

جو اس کی موت سے متعلق تھے منتہی ہوں گے۔ اور وہ ممانعت جو اس سے میل جول کی تھی جب بھی باقی رہے گی یہاں تک کہ اس کے حال سے صدق ندامت و خلوص توبہ و صحت اسلام ظاہر و روشن ہو مگر عورتیں اس سے بھی نکاح میں واپس نہیں آسکتیں انہیں اب بھی اختیار ہوگا کہ چاہیں تو دوسرے سے نکاح کرلیں یا کسی سے نکاح نہ کریں ان پر کوئی جبر نہیں پہونچتا ہاں اگر مرضی ہو تو بعد اسلام ان سے بھی نکاح کرسکیں گی۔ شفا شریف صفحہ ۳۲۱،

اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المنقص لہ کافر و الوعید جار علیہ بعذاب اللہ تعالی ومن شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ یعنی اجماع ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہوگیا۔ نسیم الریاض جلد چہارم صفحہ ۳۸۱ میں امام ابن حجر مکی سے ہے کہ۔

ما صرح بہ من کفر الساب والشاک فی کفرہ ہو ما علیہ ائمتنا وغیرھم۔ یعنی بہ جو ارشاد فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر اور جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ کافر یہی مذہب ہمارے ائمہ وغیرہم کا ہے۔

وجیز امام کردری جلد ۳ صفحہ ۳۲۱۔ یعنی جو شخص مرتد ہو جائے اس کی عورت حرام ہو جاتی ہے پھر اسلام لائے تو اس سے جدید نکاح کیا جائے اس سے پہلے اس کلمۂ کفر کے بعد کی صحبت سے جو بچہ ہوگا حرامی ہوگا اور یہ شخص اگر عادت کے طور پر کلمۂ شہادت پڑھتا رہے کچھ فائدہ نہ دے گا جب تک اپنے اس کفر سے توبہ نہ کرے کہ عادت کے طور پر مرتد کے کلمہ پڑھنے سے اس کا کفر نہیں جاتا اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کے شان میں گستاخی کرے دنیا میں بعد توبہ بھی سے سزا دی جائے گی یہاں تک کہ اگر نشہ کے بے ہوشی میں کلمۂ گستاخی بکا جب بھی معافی نہ دیں گے اور تمام علماء امت کا اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور کافر بھی ایسا کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ فتح القدیر امام محقق علی الاطلاق ج چہارم صفحہ ۴۰۷

کل من ابغض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقلبہ کان مرتدا فالساب بطریق اولی وان سب سکران لا یعفی عنہ۔ یعنی جس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کینہ ہو وہ مرتد ہے تو گستاخی کرنے والا بدرجہ اولیٰ کافر ہے اور اگر نشہ بلا اکراہ پیا اور اس حالت میں کلمۂ گستاخی بکا جب بھی معاف نہ کیا جائے گا۔

بحر الرائق جلد ۵ صفحہ ۱۳۵ میں بعینہ کلمہ مذکور ذکر کرکے صفحہ ۱۳۶ پر فرمایا۔ سب واحد من الانبیا کذالک فلا یفید الانکار مع البینۃ لانا نجعل انکار الردۃ ان کانت مقبولۃ۔ یعنی کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے یہی حکم ہے کہ اسے معافی نہ دیں گے اور بعد ثبوت اس کا انکار فائدہ نہ دے گا کہ مرتد کا ارتداد سے مکرنا تو دفع سزا کے لئے وہاں توبہ قرار پاتا ہے جہاں توبہ سنی جائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں اسے یہاں اصلاً معافی نہ دیں گے۔ درر الحکام علامہ مولی خسرو جلد اول صفحہ ۲۹۹ اذا سبہ صلی اللہ علیہ وسلم او واحدا من الانبیاء صلوات اللہ تعالی علیہم اجمعین۔ مسلم فلا توبۃ لہ اصلا واجمع العلماء ان شاتمہ کافر ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر۔ یعنی اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اسے ہرگز معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت مرحومہ کا اجماع ہے اس پر کہ وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، غنیہ ذوالاحکام صفحہ ۳۰۱ محل قبول توبۃ المرتد ما لم تکن ردتہ بسب النبی او بغضہ صلی اللہ علیہ وسلم فان کان بہ لا تقبل توبۃ سواء جاء تائبا من نفسہ او شہد علیہ بذالک بخلاف غیرہ من المکفرات۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں ہر طرح کے مرتد کو بعد توبہ معافی دینے کا حکم ہے مگر اس کافر مرتد کے لئے اس کی اجازت نہیں اشباہ والنظائر قلمی، باب الردۃ (ترجمہ صرف) یعنی نشہ کی بے ہوشی میں اگر کسی سے کفر کی کوئی بات نکل جائے اسے بوجہ بے ہوشی کافر نہ کہیں گے نہ سزائے کفر دیں گے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

شان اقدس میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بے ہوشی سے بھی صادر ہو تو اسے معافی نہ دیں گے۔ اور معاذ اللہ ارتداد کا حکم یہ ہے کہ اس کی عورت فوراً اس کے نکاح سے نکل جاتی ہے اگر یہ بعد کو پھر اسلام لائے جب بھی عورت نکاح میں واپس نہ جائے گی اور جب وہ اسی ارتداد پر مر جائے والعیاذ باللہ تعالیٰ تو اسے مسلمان کے مقابر میں دفن کرنے کی اجازت نہیں نہیں ہر کسی ملت والے مثلاً یہودی یا نصرانی کے گورستان میں دفن کیا جائے وہ تو کتے کی طرح کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے مرتد کا کفر اصلی کافر کے کفر سے بدتر ہے اور اگر کسی مسلمان پر گواہان عادل شہادت دیں کہ یہ فلاں قول یا فعل کے سبب مرتد ہو گیا اور وہ اسے انکار کرتا ہو تو اسے تعرض نہ کریں گے نہ اس لئے کہ گواہان عادل کو جھوٹا ٹھہرایا بلکہ اس لئے کہ اس کا مکرنا اس کفر سے توبہ و رجوع سمجھیں گے۔ لہٰذا گواہان عادل کی گواہی اور اس کے انکار سے یہ نتیجہ پیدا ہو گا کہ وہ شخص مرتد ہو گیا تھا اور اب توبہ کر لیا تو مرتد ثابت کے احکام اس پر جاری کریں گے اس کے تمام اعمال حبط ہو گئے اور بیوی نکاح سے باہر باقی سزا نہ دی جائے گی مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کہ یہ وہ کفر ہے جس کی سزا سے دنیا میں بعد توبہ بھی معافی نہیں یوں ہی کسی نبی کی شان میں گستاخی علیہم الصلوٰۃ والسلام فتاویٰ خیریہ، علامہ خیر الدین رملی استاذ صاحب درمختار جلد اوّل ص۹۵ من سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ مرتد وحکمہ حکم المرتدین ویفعل بہ مایفعل بالمرتدین ولا توبۃ لہ اصلا واجمع العلماء انہ کافر ومن شک فی کفرہ کفر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے اگرچہ نشہ کی حالت میں ہو تو اس کی توبہ پر بھی دنیا میں اسے معافی نہ دیں گے جیسے دہریئے بے دین کی توبہ نہ سنی جائے گی اور جو شخص اس گستاخی کرنے والے کے کفر میں شک لائے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا ذخیرۃ العقبیٰ علامہ اخی یوسف ص۲۴۰۔ یعنی بیشک تمام امت مرحومہ کا اجماع ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی تنقیص شان کرنے والا کافر ہے خواہ اسے حلال جان کر اس کا مرتکب ہوا ہو یا حرام جان کر بہر حال جمیع

علماء کے نزدیک کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ ایضاً ص۲۲ لا یغسل ولا یصلی علیہ ولا یکفن اما اذا تاب وتبرأ عن الارتداد ودخل فی دین الاسلام ثم مات غسل وکفن وصلی علیہ ودفن فی مقابر المسلمین۔

یعنی وہ گستاخی کرنے والا جب مر جائے تو نہ انہیں غسل دیں نہ کفن دیں نہ اس پر نماز پڑھیں ہاں اگر توبہ کرے اور اپنے اس کفر سے برأت کرے اور دین اسلام میں داخل ہو اس کے بعد مر جائے تو غسل، کفن، نماز مقابر مسلمین میں دفن سب کچھ ہو گا۔ تنویر الابصار شیخ الاسلام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ غزی، کل مسلم ارتد فتوبتہ مقبولہ الا الکافر بسب نبی ۱ھ۔ یعنی ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا ایسا کافر ہے۔ دنیا میں سزا سے بچانے کے لئے اس کی توبہ بھی قبول نہیں درمختار۔ الکافر بسب نبی من الانبیاء لاتقبل توبتہ مطلقا ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر۔ یعنی کسی نبی کی توہین کرنا ایسا کفر ہے جس پر کسی طرح معافی نہ دیں گے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔

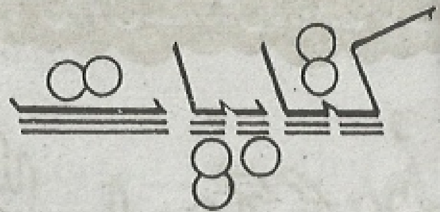
کتاب الخراج سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ ص۱۱۲ قال ابو یوسف وایما رجل مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ وبانت زوجتہ۔ یعنی جو شخص کلمہ گو ہو کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے یا تکذیب کرے یا کوئی عیب لگائے یا شان گھٹائے وہ بلاشبہ کافر ہو گیا اور اس کی عورت نکاح سے نکل گئی بالجملہ اشخاص مذکورین کے کفر و ارتداد میں اصلاً شک نہیں دربارۂ اسلام و رفع دیگر احکام ان کی توبہ اگر سچے دل سے ہو تو ضرور مقبول ہے ہاں اس میں اختلاف ہے کہ سلطان اسلام بعد توبہ و اسلام صرف تعزیر دے یا اب بھی سزائے موت دے وہ جو بزازیہ اور اس کے بعد کی بہت کتب معتمدہ میں ہے کہ اس کی توبہ مقبول نہیں اس کے یہی معنی ہیں اور اس کی بحث یہاں بے کار ہے (کہاں سلطان اسلام کہاں سزائے موت کے احکام)

صد ہا خبیث اخبث ملعون انجس ہیں کہ کلمہ گو بلکہ اعلیٰ درجہ کے مسلمان مفتی واعظ، مدرس، شیخ بن کر اللہ و رسول کے جناب میں منہ بھر بھر کر ملعونات بکتے لکھتے چھاپتے ہیں۔ اور ان سے کوئی تو کہنے والا نہیں اور اگر انہیں تو کہتے تو نہ صرف ان کے بلکہ بڑے بڑے مہذب بننے والے مسلمانوں کے نزدیک یہ بے تہذیبی و تشدد ہو۔

فانظرالی آثار مقت اللہ الغیور کیف انقلبت وانعکست الامور ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم. وسیعلم الذین ظلموا ای منقلبون ینقلبون و اللہ تعالیٰ اعلہ۔ فتاوی رضویہ

جلد ششم





جو اس کتاب کی ممد و معاون ہیں۔

قرآن شریف	مناظرۂ ادری
بخاری شریف	رادالمہند
نسائی شریف	اربعین شدت
مشکوٰۃ شریف	سوانح اعلیٰ حضرت
دارمی	مکتوبات مجدد
فتاویٰ رضویہ	مناظرہ پنجاب
نبراس	مناظرۂ ملتان
شرح عقائد	تقریر منیر
الحدیقۃ الندیہ	آفتاب انوار صداقت
سراج العوارف	وغیرہم